www.wilayattimes.com

هفت روزہ

WILAYAT TIMES

ولایت ٹائمز

سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ھے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ھے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:01 ☆ تاریخ:27 فروری تا 5 مارچ 2017ء بمطابق 29 جمادالاول تا 6 جمادالثانی 1438ھ ☆ صفحات:8

حضرت فاطمہ زہرا (س)

رسالت و عصمت کا نایاب گوہر

تحریر: ایم صادقی

"جاہلیت کا وہ دور جس میں ظلم وستم اپنے عروج پر تھا، اور انسانیت کا نام و نشان تک نہیں تھا جس دور میں بیٹی کو زندہ درگور کر کے فخر ومباہات کیا جاتا تھا اور عورت کی ذات کو ننگ و عار سمجھا جاتا تھا اس تاریک اور ظلمانی شب میں رسالت کے اُفق پر ایسا خورشید عصمت طلوع ہوا جس کی روشنی نے عالم کی نگاہوں کو خیرہ کر دیا، اور اسی خورشید کی روشنی کی تابناک کرن زہرا (س) نے زمین کو منور کر کے یہ بات معاشرے کو بتا دی کہ وجود زن ریحانہ ہے اور زحمت نہیں رحمت کا سبب ہے۔ فاطمہ زہرا (س) رسالت وعصمت کا نایاب گوہر ہیں۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا وہ عظیم خاتون ہیں جن کی حقیقی معرفت معصومین کے پاس ہے جس کا حصول فقط آیاتِ قرآن اور احادیثِ معصومین کے سایہ میں ہی ممکن ہے۔ لہٰذا ایسی شخصیت کی حقیقی معرفت کا دعویٰ فقط انسانِ کامل ہی کر سکتا ہے، جنابِ فاطمہ (س) کی شخصیت کا فقط ایک اجمالی جائزہ از کتب شیعہ وسنی ولایت ٹائمز کے قارئین محترم کی خدمت میں حاضر ہے۔"

زہراء مرضیہ کے القاب:

آپکا نام گرامی فاطمہ اور مشہور لقب زہرا، سیدۃ النساء العالمین، راضیہ، مرضیہ، شافعہ، صدیقہ، طاہرہ، حوریہ، زکیہ، خیر النساء اور بتول وغیرہ ہیں۔

کنیت:

آپ کی مشہور کنیت ام الائمۃ، ام الحسنین، ام السبطین اور اُمِ ابیہا ہے۔ ان تمام کنیتوں میں سب سے زیادہ حیرت انگیز "ام ابیھا" ہے، یعنی اپنے باپ کی ماں، یہ لقب اس بات کا ترجمان ہے کہ آپ اپنے والد بزرگوار کو بے حد چاہتی تھیں، اس قدر محبت وشفقت سے پیش آتی تھیں کہ رسول (ص) فاطمہ کو "ام ابیھا" کا لقب دیتے ہیں، اور کمسنی کے باوجود اپنے بابا کی روحی اور معنوی پناہ گاہ تھیں۔ پیغمبر اسلام (ص) نے آپ کو ام ابیھا کا لقب اس لئے دیا۔ کیونکہ عربی میں اس لفظ کے معنی، ماں کے علاوہ اصل اور مبداء کے بھی ہیں یعنی جڑ اور بنیاد۔ لہذا اس لقب (ام ابیھا) کا ایک مطلب نبوت اور ولایت کی بنیاد اور مبدا بھی ہے۔ کیونکہ یہ آپ ہی کا وجود تھا، جس کی برکت سے شجرہ امامت اور ولایت نے رشد پائی، جس نے نبوت کو نابودی اور نبی خدا (ص) کو ابتریت کے طعنہ سے بچایا۔ تاریخ میں دو خواتین کو باپ کی نسبت سے لقب ملے، ایک جناب فاطمہ اور دوسری ان کی بیٹی حضرت زینب (س) کو، "زینب" یعنی باپ کی زینت۔

آپ کے والد ماجد ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ (ص) اور والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد (س) ہیں۔ باپ وہ جو ختم المرسلین، حبیب خدا اور منجی بشریت ہیں، آپ کے اوصاف وکمالات بیان کرنا انسان کے بس میں نہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ، جناب خدیجہ بنت خویلد جو قبل از اسلام قریش کی سب سے زیادہ باعفت، نیک اور ثروتمند خاتون تھیں۔ وہ عالم اسلام کی سب سے پہلی خاتون تھیں جو حضرت محمد مصطفیٰ (ص) پر ظاہری ایمان لائیں اور اولین فرد کہ اپنا تمام مال اسلام کی راہ میں خرچ کر دیا۔ ام المومنین حضرت خدیجہ (س) کی پیغمبر اسلام (ص) کے ساتھ وفاداری اور جان ومال کی فداکاری کو ہرگز نہیں بھلایا جا سکتا۔ جب تک آپ زندہ تھیں پیغمبر نے دوسری شادی نہیں کی اور ہمیشہ آپ کی عظمت کو سراہا، حضرت عائشہ "زوجہ پیغمبر (ص) فرماتی ہیں کہ:

"ازواج رسول (ص) میں کسی کو بھی حضرت خدیجہ جیسا مقام ومنزلت حاصل نہ تھی پیغمبر اسلام (ص) ہمیشہ انکا ذکر خیر کیا کرتے تھے اور اتنا احترام کہ گویا ازواج میں سے کوئی بھی ان جیسی نہیں تھی"۔ جناب عائشہ کہتی ہیں: میں نے ایک دن پیغمبر اسلام (ص) سے کہا" وہ محض ایک بیوہ عورت تھیں" تو یہ سن کر پیغمبر اسلام (ص) اس قدر ناراض ہوئے کہ آپ کی پیشانی پر بل پڑ گئے اور پھر فرمایا کہ "خدا کی قسم میرے لئے خدیجہ سے بہتر کوئی نہیں ہے، جب سب نے میری تکذیب کی تو وہ مجھ پر ایمان لائیں، جب سب لوگ مجھ سے رخ پھیر چکے تھے تو انہوں نے اپنی ساری دولت میرے حوالے کر دی۔ خدا نے مجھے اس سے ایک ایسی بیٹی عطا کی کہ جو تقویٰ، عفت وطہارت کا نمونہ ہے۔" پھر عائشہ کہتی ہیں: میں یہ بات کہہ کر بہت شرمندہ ہوئی اور میں نے پیغمبر اسلام (ص) سے عرض کی، اس بات سے میرا کوئی غلط مقصد نہیں تھا"۔

حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی تاریخ ولادت:

حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی تاریخ ولادت کے سلسلہ میں علماء اسلام کے مابین اختلاف ہے۔ لیکن اہل بیت عصمت و طہارت کی روایات کی بنیاد پر آپ کی ولادت بعثت کے پانچویں سال ۲۰ جمادی الثانی، بروز جمعہ مکہ معظمہ میں ہوئی۔

آپکا بچپن اور تربیت:

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پانچ برس تک اپنی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ الکبریٰ کے زیر سایہ رہیں اور جب بعثت کے دسویں برس خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام کا انتقال ہوا تو باپ کے زیر سایہ تربیت پانے لگیں، پیغمبر اسلام کی اخلاقی تربیت کا اثر تھا کہ ان کے نور کی کرنیں ہر طرف پھیل گئیں، جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو اپنے بچپن سے ہی بہت مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پانچ سال کی عمر میں سر سے ماں کا سایہ اٹھ گیا۔ اب باپ کے زیر سایہ زندگی شروع ہوئی تو اسلام کے دشمنوں کی طرف سے رسول کو دی جانے والی اذیتیں سامنے تھیں۔ کبھی اپنے بابا کے جسم مبارک کو پتھروں سے لہولہان دیکھتیں تو کبھی مشرکوں کا بابا کے سر پر کوڑا ڈالنے کا ناگوار منظر، مگر اس کمسنی کے عالم میں بھی سیدہ نہیں گھبرائیں بلکہ اس چھوٹی سی عمر میں اپنے بزرگ مرتبہ باپ کی مددگار بنی رہیں۔

جناب فاطمہ (س) کی شادی:

یہ بات شروع سے ہی سب پر روز روشن کی طرح عیاں تھی کہ دختر رسول (ص) کا علی (ع) کے علاوہ کوئی دوسرا کفو نہیں۔ اس کے باوجود بھی بہت سے ایسے لوگ، جو اپنے آپ کو پیغمبر (ص) کے نزدیک سمجھتے تھے اپنے دلوں میں دختر رسول (ص) سے شادی کی امید لگائے بیٹھے تھے۔ چونکہ مشیت الٰہی بھی وحی کے ذریعے آپ (ص) تک پہنچ چکی تھی کہ نور کا عقد نور سے کر دو، یہ وہ پیغمبر ہے کہ جس کا قصیدہ پڑھتے ہوئے قرآن کہہ رہا ہے کہ ہمارا پیغمبر اپنی نفسانی خواہشات پر گفتگو نہیں کرتا، یہ وہی بولتا ہے جو وحی بولتی ہے (۱)۔ آپ نے جناب مرضیہ کی رضایت چاہی، حضرت زہراء (س) خاموش رہیں، پیغمبر اسلام (ص) نے آپ کی خاموشی کو آپ کی رضامندی سمجھا اور خوشی کے ساتھ تکبیر کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ شادی کے وقت حضرت علی (ع) کے پاس ایک تلوار، ایک زرہ اور پانی بھرنے کے لئے ایک اونٹ کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا، پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا، تلوار جہاد کے لئے رکھو، اونٹ کو سفر اور پانی بھرنے کے لئے رکھو لیکن اپنی زرہ کو بیچ ڈالو تا کہ شادی کا سامان خرید سکو۔ جب فاطمہ زہرا (س) ازدواج کر کے علی مرتضیٰ (ع) کے گھر میں تشریف لے گئیں، دوسرے روز رسول اکرم (ص) بیٹی اور داماد کی خیریت معلوم کرنے گئے۔ علی (ع) سے سوال کیا یا علی تم نے فاطمہ کو کیسا پایا؟ علی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، یا رسول اللہ (ص) "نعم العون علی طاعۃ اللہ" میں نے فاطمہ کو عبادت پروردگار میں اپنا بہترین مددگار پایا۔ (کتاب بحار الانوار ج ۴۳) علی سے جواب دریافت کرنے کے بعد رسول (ص) فاطمہ (س) کی طرف متوجہ ہوئے تو عجیب منظر نظر آیا ایک شب کی دلہن بوسیدہ لباس میں بیٹھی ہے رسول نے سوال کیا بیٹی تمہارا عروسی لباس کا کیا ہوا بوسیدہ لباس کیوں پہن رکھا ہے؟ فاطمہ (س) نے جواب دیا بابا جان میں نے آپ کے دہن مبارک سے یہ سنا ہے کہ راہ خدا میں عزیز ترین چیز قربان کرنی چاہئے، آج ایک سائل نے دروازہ پر آ کر سوال کیا، مجھے سب سے زیادہ عزیز وہی لباس تھا لہٰذا میں نے وہ لباس راہ خدا میں دیدیا۔ فاطمہ (س) نے اپنے چاہنے والوں کو درس دیا کہ خدا کی راہ میں عزیز ترین چیز کی قربانی دینی چاہئے۔ اور کون ہے جس نے فاطمہ (س) سے زیادہ عزیز چیزیں خدا کی راہ میں دی ہوں؟

فاطمہ (س) کا اخلاق و کردار:

حضرت فاطمہ زہرا جود وسخا، اعلیٰ فکری اور نیکی میں اپنی والدہ کی وارث اور ملکوتی صفات واخلاق میں اپنے پدر بزرگوار کی جانشین تھیں۔ وہ اپنے شوہر حضرت علی (ع) کے لئے ایک دلسوز، مہربان اور فداکار ہمسر تھیں۔ آپ کے قلب مبارک میں خدا کی عبادت اور پیغمبر کی محبت کے علاوہ اور کوئی تیسرا نقش نہ تھا۔ زمانہ جاہلیت کی بت پرستی سے آپ کوسوں دور تھیں۔ آپ نے شادی سے پہلے کی ۹ سال کی زندگی کے پانچ سال اپنی والدہ اور والد بزرگوار کے ساتھ اور ۴ سال اپنے بابا کے زیر سایہ بسر کئے اور شادی کے بعد کے دوسرے نو سال اپنے شوہر بزرگوار علی مرتضیٰ (ع) کے شانہ بہ شانہ اسلامی تعلیمات کی نشر واشاعت، اجتماعی خدمات اور خانہ داری میں گزارے۔ آپ کا وقت بچوں کی تربیت گھر کی صفائی، خواتین کی تعلیم وتربیت اور ذکر وعبادت خدا میں گزرتا تھا۔ فاطمہ (س) اس ذات گرامی کا نام ہے جس کی تربیت مکتب اسلام میں ہوئی تھی اور ایمان وتقویٰ آپ کے وجود کا حصہ بن چکا تھا۔ آپ نے معارف وعلوم الٰہی کو، سرچشمہ نبوت سے کسب کیا۔ انہوں نے جو کچھ بھی ازدواجی زندگی سے پہلے سیکھا تھا اسے شادی کے بعد اپنے شوہر کے گھر میں عملی جامہ پہنایا۔

جاری صفحہ 3 پر

حضرت فاطمہ زہرا (س) رسالت و عصمت کا نایاب گوہر

انہوں نے کمسن ہونے کے باوجود سمجھدار خاتون کی طرح زندگی کے تمام مراحل طے کئے، امور خانہ داری اور تربیت اولاد سے متعلق مسائل پر توجہ دیتی تھیں اور جو کچھ گھر سے باہر ہوتا تھا اس سے بھی باخبر رہتی تھیں، اپنے اور اپنے شوہر کے حق کا دفاع کرتی تھیں۔

حضرت فاطمہ (س) کی زندگی خواتین کے لئے نمونہ عمل:

آپ نے نظام زندگی کا وہ نمونہ پیش کیا جو خواتین کے لئے ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ گھر کا تمام کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔ جھاڑو دینا، کھانا پکانا، چرخہ چلانا، چکی پیسنا اور بچوں کی تربیت کرنا۔ یہ سب کام کرتے ہوئے نہ تو کبھی ماتھے پر بل پڑے اور نہ کبھی اپنے شوہر حضرت علی علیہ السلام سے اپنے لیے کسی کنیز کے انتظام کی فرمائش کی۔ ایک مرتبہ اپنے پدر بزرگوار حضرت رسول خدا سے ایک کنیز عطا کرنے کی خواہش کی تو رسول خدا نے بجائے کنیز عطا کرنے کے وہ تسبیح تعلیم فرمائی جو تسبیح فاطمہ زہرا کے نام سے مشہور ہے 34 مرتبہ اللہ اکبر، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 33 مرتبہ سبحان اللہ۔ حضرت فاطمہ اس تسبیح کی تعلیم سے اتنی خوش ہوئی کہ کنیز سے بڑھ کر عظیم سرمایہ قرار دیا۔ بعد میں فضہ نام کی خاتون نے خود جناب زہرا (س) کی کنیز بننے کی خواہش کا اظہار کیا۔ جناب سیدہ بھی فضہ کے ساتھ کنیز جیسا برتاؤ نہیں کرتی تھیں بلکہ ایک دوست جیسا سلوک کرتی تھیں۔ ایک دن گھر کا کام خود کرتیں اور ایک دن فضہ سے کرواتیں۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ مرد اور عورت دونوں زندگی کے جہاد میں مشترک طور پر حصہ لیں اور کام کریں۔ بیکار نہ بیٹھیں مگر ان دونوں میں صنف کے اختلاف کے لحاظ سے تقسیم عمل ہے، اس تقسیم کار کو علی علیہ السلام اور فاطمہ نے مکمل طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ گھر سے باہر کے تمام کام علی علیہ السلام کے ذمے تھے اور گھر کے اندر کے تمام کام حضرت فاطمہ زہرا انجام دیتی تھیں۔

حجاب حضرت زہرا (س)

سیدہ عالم پردہ کی اہمیت پر بہت زور دیتی تھیں۔ آپ کا مکان مسجد رسول سے بالکل متصل تھا، لیکن آپ کبھی پردے میں بھی اپنے والد بزرگوار کے پیچھے نماز جماعت پڑھنے یا آپ کا وعظ سننے کے لیے مسجد میں تشریف نہیں لائیں بلکہ اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام سے جب وہ مسجد سے واپس آتے تھے اکثر رسول کے خطبے کے مضامین سن لیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ پیغمبر نے منبر پر یہ سوال پیش کر دیا کہ عورت کے لیے سب سے بہتر کیا چیز ہے؟ سب نے اپنی اپنی عقل کے مطابق جواب دیا، یہ بات سیدہ کو معلوم ہوئی تو آپ نے جواب دیا عورت کے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ نہ اس کی نظر کسی غیر محرم پر پڑے اور نہ کسی غیر محرم کی نظر اس پر پڑے۔ رسول کے سامنے یہ جواب پیش ہوا تو حضرت نے فرمایا، واللہ "فاطمہ میرا ہی ایک ٹکڑا ہے۔"

باپ بیٹی کی محبت:

رسول خدا فاطمہ زہرا سے ان کے اوصاف و کمالات کی وجہ سے محبت بھی کرتے تھے اور عزت و احترام بھی، محبت کا ایک نمونہ یہ ہے کہ جب آپ کسی غزوہ پر تشریف لے جاتے تھے تو سب سے آخر میں فاطمہ زہرا سے رخصت ہوتے تھے اور جب واپس تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے فاطمہ زہرا سے ملنے کے لئے جاتے تھے، اور عزت و احترام کا نمونہ یہ کہ جب فاطمہ (س) ان کے پاس آتی تھیں تو آپ تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے۔ رسول کا یہ برتاؤ کو کہ فاطمہ زہرا کے لئے تھا، جناب سیدہ بھی یہ عمل پیغمبر کے آنے کے وقت انجام دیتی تھیں۔

حضرت فاطمہ زہرا (س) پیغمبر (ص) کی نظر میں:

سیدہ عالم کی فضیلت میں پیغمبر کی اتنی احادیث وارد ہوئی ہیں کہ جتنی حضرت علی علیہ السلام کے سوا کسی دوسری شخصیت کے لیے نہیں ملتیں، ان میں سے اکثر پر علماء اسلام کا اتفاق ہے، جیسا کہ نقل ہوا ہے "آپ اولین و آخرین کی عورتوں کی سردار ہیں، خداوند نے حضرت مریم کو اس زمانے کی عورتوں کی سردار بنایا لیکن سیدہ کو عالمین کی عورتوں کا سردار قرار دیا۔ رسول پاک فرماتے ہیں" فاطمہ کی رضا سے اللہ راضی ہوتا ہے اور آپ کی ناراضگی سے اللہ ناراض ہوتا ہے، جس نے اس کو ایذا دی اس نے رسول کو ایذا دی، جس نے رسول کو ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی "اور اس طرح کی بہت سی حدیثیں ہیں جو معتبر کتابوں میں درج ہیں۔

فاطمہ زہرا (س) پر پڑنے والے مصائب:

افسوس صد افسوس کہ وہ فاطمہ (س) جن کی تعظیم کے لئے رسول خدا کھڑے ہو جاتے تھے، رسول کے جانے کے بعد اہل زمانہ کا رخ ان کی طرف سے پھر گیا۔ اگر آپ کے مصائب کو آپ ہی کے فرمان میں خلاصہ کیا جائے تو یہ ہے کہ آپ نے فرمایا "صُبَّت علیّ مصائبُ لو انها صُبَّت علی الایّام صِرنَ لیالیا" جتنی مصیبتیں مجھ پر پڑی ہیں اگر سفید دنوں پر پڑتیں تو وہ سیاہ راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔

حضرت فاطمہ زہرا (س) کی وصیتیں:

حضرت فاطمہ زہرا (س) نے خواتین کے لیے پردے کی اہمیت کو اس وقت بھی ظاہر کیا جب آپ دنیا سے رخصت ہونے والی تھیں، اس طرح کہ آپ ایک دن غیر معمولی فکر مند نظر آئیں، آپ کی چچی (جعفر طیار کی بیوہ) اسماء بنت عمیس نے سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے جنازہ کے اٹھانے کا یہ دستور اچھا نہیں لگتا کہ عورت کی میت کو بھی تختہ پر اٹھایا جاتا ہے جس سے اس کا قد و قامت نظر آتا ہے۔ اسماء نے کہا کہ میں نے ملک حبشہ میں جنازہ اٹھانے کا ایک طریقہ دیکھا ہے وہ غالباً آپ کو پسند ہو، اسکے بعد انہوں نے تابوت کی ایک شکل بنا کر دکھائی اس پر سیدہ عالم بہت خوش ہوئیں اور پیغمبر کے بعد صرف ایک موقع ایسا تھا کہ آپ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی چنانچہ آپ نے وصیت فرمائی کہ آپ کو اسی طرح کے تابوت میں اٹھایا جائے۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلا جسم اطہر جو تابوت میں اٹھایا گیا وہ حضرت فاطمہ زہرا کا تھا۔ اسکے علاوہ آپ نے یہ وصیت بھی فرمائی تھی کہ آپ کا جنازہ شب کی تاریکی میں اٹھایا جائے اور ان لوگوں کو اطلاع نہ دی جائے جنہوں نے مجھے زخم و رنج دیئے ہیں۔ سیدہ ان لوگوں سے انتہائی ناراضگی کے عالم میں اس دنیا سے رخصت ہوئیں۔

شہادت سیدہ:

سیدہ عالم نے اپنے والد بزرگوار رسول خدا کی وفات کے 3 مہینے بعد تیسری جمادی الثانی سن ۱۱ ہجری قمری اور کچھ روایات کے مطابق کم تر اس تین ماہ شہادت پائی۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ رات کو اٹھایا گیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے تجہیز و تکفین کا انتظام کیا، صرف بنی ہاشم اور سلیمان فارسی (رض)، مقداد (رض) و عمار (رض) جیسے مخلص و وفادار اصحاب کے ساتھ نماز جنازہ پڑھ کر خاموشی کے ساتھ دفن کر دیا۔ آپ کے دفن کی اطلاع بھی عام طور پر سب لوگوں کو نہیں ہوئی، جس کی بناء پر یہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ آپ جنت البقیع میں دفن ہیں یا اپنے ہی مکان میں جو بعد میں مسجد نبوی کا حصہ بن گیا۔ جنت البقیع میں جو آپ کا روضہ تھا وہ بھی اب باقی نہیں رہا۔ اس مبارک روضے کو 8 شوال سن 1344 ہجری قمری میں ابن سعود نے دوسرے مقابر اہلبیت علیہ السلام کے ساتھ منہدم کرا دیا۔

> رسول (ص) فاطمہ(س) کی طرف متوجہ ہوئے تو عجیب منظر نظر آیا کہ ایک شب کی دلھن بوسیدہ لباس میں بیٹھی ھے ،رسول نے سوال کیا بیٹی تمھارے عروسی لباس کا کیا ھوا بوسیدہ لباس کیوں پھن رکھا ھے ؟ فاطمہ (س) نے جواب دیا بابا جان میں نے آپ کے دھن مبارك سے یہ سنا ھے کہ راہ خدا میں عزیز ترین چیز قربان کرنی چاھئے، آج ایك سائل نے دروازہ پر آکر سوال کیا، مجھے سب سے زیادہ عزیز وھی لباس تھا لھٰذا میں نے وہ لباس راہ خدا میں دیدیا۔ فاطمہ(س) نے اپنے چاھنے والوں کو درس دیا کہ خدا کی راہ میں عزیز ترین چیز کی قربانی دینی چاھیئے۔ اور کون ھے جس نے فاطمہ(س) سے زیادہ عزیز چیزیں خدا کی راہ میں دی ھوں؟

اولادِ فاطمہ زہرا (س)

حضرت فاطمہ زہرا (س) کو اللہ نے پانچ اولادیں عطا فرمائیں جن میں سے تین لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ جن کے اسم ہائے گرامی امام حسن (ع)، امام حسین (ع)، زینب (س) اور ام کلثوم (س) تھے۔ شادی کے بعد حضرت فاطمہ زہرا صرف نو برس زندہ رہیں۔ نویں سال محسن علیہ السلام بطن میں ہی میں تھے جب وہ ناگوار مصائب پیش آئے جن کے سبب وہ دنیا میں تشریف نہ لا سکے اور بطن مادر میں ہی شہید ہو گئے۔ اس جسمانی صدمہ سے حضرت سیدہ بھی جانبر نہ ہو سکیں، آپ کی اولاد اپنے اوصاف کے لحاظ سے اپنے والدین اور جدّ اعظم کے سچے جانشین ثابت ہوئے اور دنیا میں عدل و انصاف و نظام اسلام قائم کرنے والا پیغمبر اکرم (ص) کا آخری و 12 واں جانشین امام زمانہ (عج) ہوں گے۔

ولایت ٹائمز ڈاٹ کام
www.wilayattimes.com

حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا)

از نظر علمائے اہل سنت

تحریر: وسیم رضا

زمانہ (ام البشر) حضرت حواؑ و (ابوالبشر) حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت تک خداند متعال نے 4 خواتین جن میں مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم (زوجہ فرعون)، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمدؐ کے ذریعہ عظیم الٰہی مشن کی توسیع کی۔ مریم، آسیہ اور خدیجہ (صلواۃ اللہ علیہا) کو اپنے زمانوں کی عورتوں سے بہتر، برتر و افضل قرار دیا گیا ہے جبکہ حضرت صدیقہ سلام اللہ علیہا کی افضلیت عام اور مطلق ہے جو پورے عالم اور تمام زمانوں یعنی جہان شمول اور زمان شمول پر مشتمل ہے۔ دنیا کی تمام عورتوں پر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی افضلیت سے متعلق واضح ترین آیات، روایات منہ بولتی دلایل ہر قسم کے نادرست عقیدہ و تصورات کے امکانات کو ختم کردیتی ہیں۔

جگر گوشہ رسول، شہزادی دو عالم، فخر نسواں، سردار خواتین دو جہاں، بنت سردار انبیاء، بتول حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا عظیم المرتبت خلقت کے بارے میں جہاں علمائے تشیع نے اپنی کتابوں میں قلم فرسائی کی ہیں وہیں علمائے اہل تسنن نے بھی حقیقت گوئی سے کام لیا ہے تاہم یہ الگ بات ہے کہ کچھ افراد و کردار جنہیں قرآن کریم میں "صم بکم عمی" کے مصداق قرار دیا گیا ہے، انہوں نے سادہ لوح عوام کو حق سے دور رکھنے کیلئے کینہ، حسد، حب دنیا، خودخواہی و نافرمانی کی بڑے پیمانے پر ترویج کی تا کہ بنی نوع انسان ان تمام کمالات و برکات سے محروم رہیں جن کا خداوند نے اپنے بھیجے ہوئے پیامبران کی اطاعت میں قرار دیا ہے۔ خیر ہمیں ان سے کوئی سروکار نہیں ہے اس لیے کہ سورج کے سامنے پردہ حائل کرنے سے اس کی روشنی نہیں چھپتی۔

ہم یہاں اہل سنت کے مشہور و معروف کتابوں سے کچھ اقتباس حضرت زہرا (س) سے متعلق قارئین کی خدمت میں اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

احمد ابن حنبل

اہل سنت کے چار مشہور ترین اہل مذاہب میں سے ایک اور حدیث کے بہت بڑے امام احمد ابن حنبل نے اپنی مسند کی تیسری جلد میں اپنی خاص اسناد کے ذریعے سے خادم رسولؐ مالک بن انس سے روایت کی ہے کہ رسول اسلام چھ ماہ تک ہر روز نماز صبح کے لئے جاتے ہوئے حضرت فاطمہ (س) کے گھر کے پاس سے گزرتے اور فرماتے: نماز! نماز! اے اہل بیت! اس کے بعد آپ پھر اس آیت کی تلاوت فرماتے: **(انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا)**

ترجمہ: اے اہلبیت! اللہ کا تو بس یہی ارادہ ہے کہ تمھیں ہر ناپاکی سے دور رکھے اور تمھیں خوب پاک و پاکیزہ رکھے۔

مسلم بن حجاج

صحاح ستہ میں سے دوسری اہم کتاب صحیح مسلم شمار کی جاتی ہے۔ امام مسلم بن حجاج اپنی اس صحیح میں کہتے ہیں: پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا:
فاطمہ رسول کے جسم کا ٹکڑا ہے، جو انھیں رنجیدہ کرتا ہے وہ رسول اللہ کو رنجیدہ کرتا ہے اور جو انھیں خوش کرتا ہے وہ رسول اللہ کو خوش کرتا ہے۔

بخاری

حدیث کے معروف امام ابوعبداللہ محمد اسماعیل بخاری اپنی صحیح کے باب فضائل صحابہ میں اپنی اسناد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام نے فرمایا: فاطمہ میرا پارہ تن ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔

امام بخاری نے اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر رسول اللہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ (ج٦) پانچویں جلد میں انھوں نے آنحضرت کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے: **"الفاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ"** فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

ترمذی

امام ترمذی کی سنن بھی صحاح ستہ میں شامل ہے۔ وہ نقل کرتے ہیں: حضرت عائشہ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: "فاطمہ" پھر پوچھا گیا: مردوں میں سے؟ کہنے لگیں: ان کے شوہر علی۔

خطیب بغدادی

احمد بن علی المعروف خطیب بغدادی پانچویں صدی کے مورخ اور محقق ہیں۔ تاریخ بغداد اور مدینۃ الاسلام ان کی مشہور کتاب ہے۔ اس میں وہ حسین بن معاذ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے اپنی اسناد کے ذریعے حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام نے فرمایا: جب روز محشر برپا ہوگا کہ ایک آواز آئے گی: اے لوگو! اپنی نظریں نیچی کرلو تا کہ فاطمہ بنت محمد گزر جائیں۔ ایک اور روایت میں وہ نقل کرتے ہیں: ایک پکارنے والا روز محشر ندا دے گا کہ اپنی آنکھوں کو بند لو تا کہ فاطمہ بنت محمد گزر جائیں۔

علامہ قندوزی

علامہ سلیمان قندوزی اپنی کتاب **ینابیع المودۃ** میں اپنی اسناد سے انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں: نماز فجر کے وقت ہر روز رسول اللہ حضرت فاطمہ کے گھر کے دروازے پر آتے اور گھر والوں کو نماز کے لئے پکارتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے:

(انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا) سورہ احزاب

اور یہ سلسلہ نو ماہ تک جاری رہا۔ (سطور بالا میں مذکور ایک روایت میں چھ ماہ آیا ہے)۔ علامہ قندوزی یہ روایت درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں: یہ خبر تین سو صحابہ سے روایت ہوئی ہے۔

حاکم نیشاپوری

مستدرک علی الصحیحین امام حاکم نیشاپوری کی مشہور کتاب ہے۔ وہ اس میں نقل کرتے ہیں: رسول اللہ نے اپنے مرض موت میں حضرت فاطمہ سے فرمایا: بیٹی! کیا تم نہیں چاہتی کہ امت اسلام اور تمام عالم کی عورتوں کی سردار بنو؟

فخر رازی

امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں سورہ کوثر کے ذیل میں اس سورہ مبارکہ کے بارے میں متعدد وجوہ بیان کی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ کوثر سے مراد آل رسول ہے۔ وہ کہتے ہیں: یہ سورہ رسول اسلام کے دشمنوں کے طعن وعیب جوئی کو رد کرنے کے لئے نازل ہوئی۔ وہ آپ کو ابتر یعنی بے اولاد، جس کی یاد باقی نہ رہے اور مقطوع النسل کو کہتے تھے۔ اس سورہ کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو ایسی بابرکت نسل عطا کرے گا کہ زمانے گزر جائیں گے لیکن وہ باقی رہے گی۔ دیکھیں کہ خاندان اہل بیت میں سے کس قدر افراد قتل ہوئے ہیں لیکن پھر بھی دنیا خاندان رسالت اور آپ کی اولاد سے بھری ہوئی ہے جبکہ بنی امیہ کی تعداد کتنی زیادہ تھی لیکن آج ان میں سے کوئی قابل ذکر شخص وجود نہیں رکھتا۔ ادھر ان (اولاد رسول) کی طرف دیکھیں باقر، صادق، کاظم، رضا وغیرہ جیسے کیسے بزرگ اہل علم و دانش خاندان رسالت میں باقی ہیں۔ (تفسیر فخر الدین رازی، ج ٣٣ ص ١٢٣ مطبعہ بہیہ، مصر)

ابن ابی الحدید

عبدالحمید ابن ابی الحدید معروف معتزلی عالم اور نہج البلاغہ کے شارح ہیں، وہ لکھتے ہیں: رسول اللہ لوگوں کے گمان سے زیادہ اور لوگ اپنی بیٹیوں کا جتنا احترام کرتے تھے اس سے زیادہ حضرت فاطمہ کی عزت کرتے تھے، یہاں تک کہ آبا کو اپنی اولاد سے جو محبت ہوتی ہے رسول اللہ کی حضرت فاطمہ سے محبت اس سے کہیں زیادہ تھی۔ آپ نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ بار بار، مختلف مقامات پر اور مختلف الفاظ میں، عام و خاص کی موجودگی میں فرمایا:

انھا سیدۃ نساء العالمین و انھا عدیل مریم بنت عمران وانھا اذامرت فی الموقف نادی مناد من جھۃ العرش: یا اھل الموقف غضوا ابصارکم لتعبر فاطمۃ بنت محمد.

فاطمہ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ وہ مریم بنت عمران کا درجہ رکھتی ہیں، وہ جب میدان حشر میں سے گزریں گی تو عرش سے ایک منادی کی آواز بلند ہوگی: اے اہل محشر! اپنی آنکھیں نیچی کرلو تا کہ فاطمہ بنت محمد گزر جائیں۔

جاری صفحہ 6 پر

آئین حق سے تعلق میں پیر کی زنجیر ہے اور مجھے رسول ﷺ کے فرمان کا پاس ہے

ورنہ میں قبر حضرت فاطمہ زہرا (س) کے گرد طواف کرتا اور اس قبر کی خاک پر سجدے کرتا

شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کی نظر میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی فضیلت و منزلت

مریم از یک نسبت عیسی عزیز
از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز

مریم عیسی علیہ السلام کے حوالے سے ایک ہی نسبت سے بزرگ وعزیز ہیں؛ جبکہ حضرت زہرا تین نسبتوں سے بزرگ وعزیز ہیں۔

نور چشم رحم للعالمین
آن امام اولین و آخرین

سیدہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نور چشم ہیں؛ جو اولین وآخرینِ عالم کے امام ورہبر ہیں۔

آن کہ جان در پیکر گیتی رسید
روزگار تازہ آیین آفرید

وہی جنہوں نے گیتی (کائنات) کے پیکر میں روح پھونک دی؛ اور ایک تازہ دین سے معمور زمانے کی تخلیق فرمائی۔

بانوی آن تاجدار هل اتی
مرتضی مشکل گشا شیر خدا

وہ ''ہل اتی'' کے تاجدار، مرتضی مشکل گشا، شیر خدا علیہ السلام کی زوج مکرمہ اور بانوئے معظمہ ہیں۔

پادشاہ و کلبہ ای ایوان او
یک حسام و یک زرہ سامان او

علی علیہ السلام بادشاہ ہیں جن کا ایوان ایک جھونپڑی ہے اور ان کا پورا سامان ایک شمشیر اور ایک زرہ ہے۔

مادر آن مرکز پرگار عشق
مادر آن کاروان سالار عشق

ماں ہیں ان کے جو عشق کا مرکزی نقطہ اور پرگار عشق ہیں اور وہ کاروان عشق کی سالار۔

آن یکی شمع شبستان حرم
حافظ جمعیت خیر الامم

وہ دوسرے (امام حسن مجتبی علیہ السلام) شبستان حرم کی شمع اور بہترین امت (امت مسلمہ) کے اجتماع واتحاد کے حافظ۔

تا نشینند آتش پیکار و کین
پشت پا زد بر سر تاج و نگین

اس لئے کہ جنگ اور دشمنی کی آگ بجھ جائے آپ (امام حسن) (ع) نے حکومت کو لات مار کر ترک کر دیا۔

و آن دگر مولای ابرار جهان
قوت بازوی احرار جهان

اور وہ دوسرے (امام حسین علیہ السلام)؛ دنیا کے نیک سیرت لوگوں کے مولا؛ اور دنیا کے حریت پسندوں کی قوت بازو۔

در نوای زندگی سوز از حسین
اهل حق حریت آموز از حسین

زندگی کی نوا میں سوز ہے تو حسین سے ہے اور اہل حق نے اگر حریت سیکھی ہے تو حسین سے سیکھی ہے۔

سیرت فرزندها از امهات
جوهر صدق و صفا از امهات

فرزندوں کی سیرت اور روش زندگی ماں سے ورثے میں ملتی ہے؛ صدق وخلوص کا جوہر ماں سے ملتا ہے۔

بهر محتاجی دلش آن گونہ سوخت
با یهودی چادر خود را فروخت

ایک محتاج ومسکین کی حالت پر ان کو اس قدر ترس آیا کہ اپنی چادر یہودی کو بیچ ڈالی۔

مزرع تسلیم را حاصل بتول
مادران را اسوه کامل بتول

تسلیم اور عبودیت کی کھیتی کا حاصل حضرت بتول سلام اللہ ہیں اور ماں کے لئے نمون کاملہ حضرت بتول (صلواۃ اللہ علیہا پر)

رشتہ آئین حق زنجیر پاست
پاس فرمان جناب مصطفیؐ است

آئین حق سے تعلق میرے پیر کی زنجیر ہے اور مجھے رسول ﷺ کے فرمان کا پاس ہے۔

ورنہ گرد تربتش گردیدمی
سجدها بر خاک او پاشیدمی

ورنہ میں تربت حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے گرد کا طواف کرتا اور اس کی تربت کی خاک پر سجدے کرتا۔

(کلیات اقبال)

(ولایت ٹائمز ڈاٹ کام)

بسلسلہ صفحہ 4 سے آگے

رسول اسلامؐ نے فرمایا: جب روز محشر برپا ہوگا کہ ایک آواز آئے گی: اے لوگو! اپنی نظریں نیچی کرلو تاکہ فاطمہ بنت محمدؐ گزر جائیں

ابن صباغ مالکی

نامور عالم ابن صباغ مالکی کہتے ہیں: ہم آپ کی چند اہم خصوصیات، نسبی شرافت اور ذاتی خوبیاں بیان کرتے ہیں: فاطمہ زہرا اس ہستی کی بیٹی ہیں جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: (**سبحان الذی اسری بعبده**) پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گئی۔ آپ بہترین انسان کی بیٹی ہیں اور پاک زاد ہیں۔ عمیق نظر رکھنے والے علما کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ آپ عظیم خاتون ہیں۔ (الفصول المہمہ ،طبع بیروت، ص۳۴۲)

حافظ ابونعیم اصفہانی

حلیۃ الاولیا کے مصنف معروف عالم حافظ ابونعیم اصفہانی لکھتے ہیں: حضرت فاطمہ برگزیدہ نیکوکاروں اور منتخب پرہیزگاروں میں سے ہیں۔ آپ سیدہ بتول، بضعتِ رسول اور اولاد میں سے آنحضرت کو سب سے زیادہ محبوب اور آنحضرت کی رحلت کے بعد آپ کے خاندان میں سے آپ سے جا ملنے والی پہلی شخصیت ہیں۔ آپ دنیا اور اس کی چیزوں سے بے نیاز تھیں۔ آپ دنیا کی پیچیدہ آفات و بلایا کے اسرار و رموز سے آگاہ تھیں۔ (حلیۃ الاولیا طبع بیروت ج ۲، ص ۹۳۱)

توفیق ابوعلم

استاد توفیق ابوعلم مصر کے معاصر علما محققین میں سے ہیں۔ انھوں نے الفاطمۃ الزہرا کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں:

فاطمہ اسلام کی تاریخ ساز شخصیتوں میں سے ہیں۔ ان کی عظمت شان اور بلند مرتبہ کے بارے میں یہی کافی ہے کہ وہ پیغمبر اعظمؐ کی تنہا دختر، امام علی ابن ابی طالب کی شریک حیات اور حسن و حسین کی مادر ہیں۔ درحقیقت رسول اللہؐ کے لئے راحت جاں اور دل کا سرور تھیں۔ زہرا وہی خاتون ہیں کہ کروڑوں انسانوں کے دل جن کی طرف جھکتے ہیں اور جن کا نام گرامی زبان پر رہتا ہے۔ آپ وہی خاتون ہیں جنھیں آپ کے والد نے ام ابیہا کا لقب دیا۔ عظمت و احترام کا جو تاج آپ کے والد نے اپنی بیٹی کے سر پر رکھا، ہم پر آپ کی تکریم کو واجب کر دیتے ہیں۔

آلوسی

آلوسی نے اپنی تفسیر روح المعانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ پر سورہ آل عمران کی آیت ۴۲ کے ذیل میں تحریر کیا ہے کہ "اس آیت سے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پر حضرت مریم سلام اللہ علیہا کی برتری اور فضیلت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ اس آیت میں "نسا العالمین" سے مراد تمام زمانوں اور تمام ادوار کی خواتین مراد ہوں مگر چونکہ کہا گیا ہے کہ اس آیت میں مراد حضرت مریم کے زمانے کی عورتیں ہیں لہٰذا ثابت ہے کہ مریم علیہا السلام سیدہ فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا پر فضیلت نہیں رکھتیں۔

آلوسی لکھتے ہیں: رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے: "**ان فاطمة البتول افضل النسا المتقدمات و المتخرات**؛ فاطمہ بتول صلواۃ اللہ علیہا پر تمام گذشتہ اور آئندہ عورتوں سے افضل ہیں"۔

آلوسی کے بقول "اس حدیث سے تمام عورتوں پر حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی افضلیت ثابت ہوتی ہے کیونکہ سیدہ (صلواۃ اللہ علیہا پر) رسول اللہ کی روح و جان ہیں، چنانچہ سیدہ فاطمہ (صلواۃ اللہ علیہا پر) عائشہ ام المومنین پر بھی برتری رکھتی ہیں"۔

السہیلی

السہیلی رسول اللہ کی معروف حدیث "فاطمۃ بضعۃ منی" کا حوالہ دیتے ہوئے کتاب روض الانف صفحہ ۲۷۹ (مکتب الکلیات الازہری مصر) میں اس طرح رقم طراز ہیں لکھتے ہیں: میری رائے میں کوئی بھی "بضعۃ الرسولؐ سے افضل و برتر نہیں ہوسکتا"۔

الزرقانی

محمد عبدالعظیم الزرقانی لکھتے ہیں: "جو رائے امام المقریزی، قطب الخضیری اور امام السیوطی نے واضح دلیلوں کی روشنی میں منتخب کی ہے یہ ہے کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت مریم (س) سمیت دنیا کی تمام عورتوں سے افضل و برتر ہیں۔ (روض الانف جلد ۱ صفحہ ۱۷۸)

السفراینی

تحریر کیا ہے: "فاطمہ ام المومنین خدیجہ (صلواۃ اللہ علیہا پر) سے افضل ہیں، لفظ سیادت کی خاطر اور اسی طرح مریم (صلواۃ اللہ علیہا پر) سے افضل و برتر ہیں"۔ (روض الانف جلد ۱ صفحہ ۱۷۸)

ابن الجکنی

ابن الجکنی لکھتے ہیں: "صحیح تر قول کے مطابق فاطمہ سلام اللہ علیہا افضل النسا ہیں"۔ (روض الانف جلد ۱ صفحہ ۱۷۸)

شیخ الرفاعی

الرفاعی کے اس قول کو اسی کتاب میں، اس طرح نقل کیا گیا ہے "کہ اسی قول کے مطابق متقدم اکابرین اور دنیا کے علما و دانشوروں نے صحیح قرار دیا ہے، فاطمہ تمام خواتین سے افضل ہیں"۔

ڈاکٹر محمد سلیمان فرج

معروف عالم اہل سنت تحریر کرتے ہیں کہ فضیلت فاطمہ سیدۃ النساء العالمین کی فضیلت کو کوئی درک نہیں کرسکتا اس لئے کہ ان کا مقام بہت بلند اور انکی منزلت بہت عظیم ہے، وہ رسول اسلام کا جزء ہیں، اسی وجہ سے بخاری نے آپ کے لئے روایت کی ہے کہ: پیامبرؐ نے فرمایا فاطمہ میرا جزء ہے جس نے فاطمہ کو غضب ناک کیا اس نے مجھے غضب ناک کیا۔

(الاضواء فی مناقب الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا سید احمد ساتح حسینی مقدمہ ص ۱)

ابوبکر جابر جزایری

حضرت زہرا کے فضائل بہت زیادہ ہیں، انہیں میں سے ایک علم حضرت زہرا ہے، اور وہ کیوں عالمہ نہ ہوں جبکہ وہ اس رسول کی بیٹی ہیں جو شہر علم ہے، اور وہ رسول کا جزء ہیں۔ (العلم والعلماء، ابوبکر جابر جزائری ص ۲۳۷)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

موجودہ صدی کے مشہور و معروف سنی عالم دین ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنی کتاب "الدر البیضاء فی مناقب فاطمۃ الزہرا" میں چار خواتین کی فضیلت سے متعلق احادیث کا حوالہ دیتے ہیں اور لکھتے ہیں: "احادیث میں کسی قسم کا تعارض (تصادم) نہیں ہے کیونکہ دیگر خواتین یعنی: مریم، آسیہ اور خدیجہ (صلواۃ اللہ علیہا پر)، کی افضلیت کا تعلق ان کے اپنے زمانوں سے ہے یعنی وہ اپنے زمانوں کی عورتوں سے بہتر و برتر تھیں لیکن حضرت سیدہ عالمین (صلواۃ اللہ علیہا پر) کی افضلیت عام اور مطلق ہے اور پورے عالم اور تمام زمانوں پر مشتمل (یعنی جہان شمول اور زمان شمول) ہے"

مریم (س) پر سیدہ فاطمہ (س) کی افضلیت سنی محدثین کی نگاہ میں:

اس صحیح روایت کی مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"**یا فاطمة لا ترضین تکونی سیدة نساء العالمین و سیدة نساء هذه الامة و سیدة نسا المومنین**؛ اے فاطمہ (س)! کیا آپ خوشنود نہیں ہونگی کہ دنیا کی خواتین کی سردار قرار پائیں اور اس امت کی خواتین کی سیدہ قرار پائیں اور باایمان خواتین کی سیدہ قرار پائیں؟ (المستدرک، ج ۳، ص ۱۵۶)

حاکم اور ذہبی دونوں اس روایت کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ یہ روایت حضرت حوا، ام البشر سے لے کر قیامت تک، دنیا کی تمام عورتوں پر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی افضلیت کی واضح ترین اور منہ بولتی دلیل ہے اور اس روایت نے ہر قسم کی نادرست تصورات کا امکان ختم کر کے رکھ دیا ہے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں: "**لا ترضین نک سید نسا العالمین**"؛ کیا آپ خوشنود نہیں ہیں آپ عالمین کی خواتین کی سردار ہیں؟

سیدہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) نے عرض کیا: اور مریم؟

فرمایا: "**تلک سیدة نسا عالمها**"؛ وہ اپنے زمانے کی خواتین کی سردار تھیں۔ (محمد شوکانی، فتح القدیر، بیروت: دار المعروف، ۱۹۹۶م، ج ۱، ص ۴۳۹۔

عبداللہ ابن عباس نے ایک طویل حدیث میں رسول اللہؐ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) بے شک اولین سے آخرین تک تمام عالمین کی خواتین کی سردار ہیں۔ (ابراہیم جوینی، فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۵)

نیز ایک طولانی حدیث کے ضمن میں پیغمبر خداؐ نے فرمایا: "چوتھی مرتبہ خدا نے نظر ڈالی اور فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) کو پورے عالم کی خواتین پر پسندیدہ اور افضل قرار دیا۔ (سلیمان قندوزی، ینابیع المودۃ، ص ۲۴۷، باب ۵۶۔)

ابن عباس پیغمبر خداؐ سے روایت کرتے ہیں: "**اربع نسوة سیدات عالمهن، مریم بنت عمران، و آسیه بنت مزاحم، و خدیجه بنت خویلد، و فاطمة بنت محمد و افضلهن عالما فاطمة**؛ چار خواتین اپنے زمانے کی دنیا کی سردار ہیں: مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم (زوجہ فرعون)، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمدؐ، اور ان کے درمیان سب سے زیادہ عالم حضرت فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) ہیں"۔ (الدر المنثور، ج ۲، ص ۱۹۴)

نیز ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا: "افضل العالمین من النسا الاولین والآخرین فاطمہ اولین اور آخرین کی خواتین میں سب سے افضل خاتون فاطمہ (س) ہیں"۔ (المناقب المرتضوی، ص ۱۱۳، بحوال غلام رضا کسائی، مناقب الزہرا، (قم: مطبع مہر، ۱۳۹۷، ص ۶۲

فدک حق زهرا سلام الله علیها

فدک وراثت تھا یا رسول کی جانب سے شہزادی فاطمہ زہرا سلام اللہ کے لیے ہدیہ اور ہبہ تھا، خود علماء اہل سنت نے اس کو اپنی معتبر کتابوں میں نقل کیا ہے کہ باغ فدک کو رسول اکرم نے شہزادی کو عنایت کیا تھا۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید الخدری اور حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی ہی میں فدک حضرت فاطمہ کو اس وقت ہبہ کر دیا جب سورہ حشر کی ساتویں آیت نازل ہوئی۔ (درالمنثور از جلال الدین سیوطی جلد ۴ صفحہ ۱۷۷) دیگر تفاسیر میں سورہ حشر کی آیت ۷ کی ذیل میں لکھا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدک حضرت فاطمہ الزہرا کو ہبہ کر دیا۔ (معراج النبوۃ از عبدالحق دہلوی متوفی ۱۶۴۲ صفحہ ۲۲۸ جلد ۴ باب ۱۰، حبیب السیار از غیاث الدین محمد خواند امیر)

شاہ عبدالعزیز نے فتاوی عزیزیہ میں اس بات کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ الزہرا کو فدک سے محروم کرنا درست نہیں ہے۔) فتاوی عزیزیہ از شاہ عبدالعزیز)

صحیح البخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد فدک کی ملکیت پر حضرت فاطمہ الزہرا اور حضرت ابوبکر میں اختلافات پیدا ہوئے۔ حضرت فاطمہ نے فدک پر اپنا حق ملکیت سمجھا جبکہ حضرت ابوبکر نے فیصلہ دیا کہ چونکہ انبیا کی وراثت نہیں ہوتی اس لیے فدک حکومت کی ملکیت میں جائے گا۔

اس پر حضرت فاطمہ حضرت ابوبکر سے ناراض ہو گئیں اور اپنی وفات تک ان سے کلام نہیں کیا۔ یہاں تک کہ ان کی وفات کے بعد رات کو جنازہ پڑھایا گیا جس کے بارے میں حضرت ابوبکر کو خبر نہ کی گئی۔

(صحیح بخاری اردو ترجمہ از مولانا داود مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند جلد ۵ حدیث ۴۲۴۰_۴۲۴۱)

ولایت ٹائمز ڈاٹ کام

Lady Fatima Zahra (S.A) was the manifestation of enlightenment and purity: Ayatollah Syed Ali Khamenei

The lesson of the life of Fatima Zahra (as) is to make efforts, show diligence and lead a pure life, as that great personality was the manifestation of enlightenment and purity.

I would like to make a brief reference to the martyrdom days of the Ahlul Bayt's unique pearl – Fatimah al-Zahra, Siddiqat al-Tahirah. According to the narration of "Seventy Five Days", these days are the martyrdom days of that great personality. In those days, the Commander of the Faithful (a.s.) said farewell to his dear one with a broken heart and with a chest full of sorrow, and he returned the Holy Prophet's (s.w.a.) precious gift to him. The Commander of the Faithful's (a.s.) heart was full of sorrow, but his willpower and determination was not undermined in any way. This is a lesson for us.

Sometimes our hearts are filled with sorrow – there are such events in our lives, whether in our personal or in our social lives – but our willpower and determination should remain firm. Our steps should be taken firmly. There are sorrows that break mountains, but they cannot break a believer. We continue on the path.

#Feb 24, 2016

We should make efforts. The lesson of the life of Siddiqat al-Taherah - Fatima Zahra (God's greetings be upon her) - is to make efforts, show diligence and lead a pure life, as that great personality was the manifestation of enlightenment and purity: she was "pure, clean, immaculate, virtuous, pious and moral" [Kamel al-Ziarat, page 310]. The purity, cleanliness, piety and enlightenment of that great person are what have influenced our Islamic teachings throughout the history of Shiaism.

Blessings upon those who come out to mourn the Mother of infallibles. Indeed Blissfulness for them. I wish I could kiss the feets of these mourners.

Ayatollah Wahid Khorasani:

Muslims duty in Fatima Zehra (S.A) testimony credible evidence.

Every Muslim has a great responsibility with respect to Siddique Kubra (Peace be upon her) and over these days to introduce her greatness, level and value this discussion is stunning. Sunni experts of Rijaal have quoted the Hadith through many chains,Holy Prophet(Pbuh) said that "the first one who will enter the paradise will be Fatima". These words like the sea astonishes the intellect of every cleric and intellectual and demands deep understanding. Who is the most leading one? the superior to first ones and the last ones, the last of the Prophets and Messengers, he is the most leading one according to the intellect, Quran and Sunnah: Surely the first one who will enter the paradise is the Holy Prophet (Pbuh) but what overwhelms the intellect is that Holy Prophet (Pbuh) said that i will enter the day of judgment on buraq and will enter the paradise however my daughter will enter before me; before the leader of the first ones and the last ones! What level is this? first one to enter the paradise is Fatima. *#12 March 2014*

Fatimiyah is Ashura,Ghadeer and...

By Ayatollah Safi Gulpaigani

Hazrat Fatima Zehra (Pbuh) not only the role model for women but also the honor for whole mankind and all lovers of freedom.Resistance and steadfastness of Siddique for the right of Wilayat-e-Amir-ul-Momineen is lesson for everyone. Fatimiyah;the history, Fatimiyah;the call over the heads of oppressors, Fatimiyah;the strive of truth against falsehood and Fatimiyah;the universal day of divine government of Imam Mehdi (Atfs).Yes Fatimiya is Ashura, Fatimiyah is Shab e Qadr, Fatimiyah is Ghadeer and Mid Shaban and Fatimiyah is the day of success of light over darkness.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Asst.Editor:M.Afzal Bhat;
R.N.I No:JKBIL/2015/63427; Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar Kashmir 190001 (J&K)
Printed at:Kashmir Images Printing and Publishing House Srinagar.
Contact:+91-9419001884;+91-8494001884;Email:editorwilayattimes.com;Website:www.wilayattimes.com

Srinagar
WILAYAT TIMES
Weekly

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز

از سہ نسبت حضرت زہراء عزیز

مریم (س) حضرت عیسیٰ کی ایک نسبت سے محترم ہیں

جبکہ حضرت زہرا (س) تین نسبتوں سے محترم ہیں

Maryam (s.a) is honorable only because of Propjet Jesus (Pbuh)
Zehra`s (s.a) honor comes from three relationships.

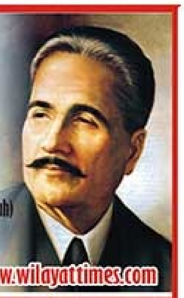

www.wilayattimes.com

Vol:03 | Issue:01 | Pages:08 | 27th February to 5th March 2017 | Rs.5/-

Haditks of Holy Prophet (Pbuh) About Syeda Fatima Zehra (s.a)

"The first one to enter Paradise will beFatima."

Yanabi, Al-Mawadda, v. 2, p. 322, ch. 56.

"Fatima is part of me. Whatever upsets her upsets me, and whatever harms her harms me."

Sahih Muslim, v. 5, p. 54; Khasa'is Al-Imam Ali of Nisa'i, p. 121-122; Masabih Al-Sunnah, v. 4, p. 185; Al-Isabah, v. 4, p. 378; Seir Alam Al-Nubala', v. 2, p. 119; Kenz Al-Omal, v. 13, p. 97; similar wording is related in Al-Tirmidhi, v. 3, Chapter on the Virtues ofFatima, p. 241; Haliyat Al-Awliya', v.2, p. 40; Muntakhab Kenz Al-Omal, in the margins of Al-Musnad, v. 5, p. 96; Maarifat Ma Yajib Li Aal Al-Bait Al-Nabawi Min Al-Haqq Alaa Men Adahum, p. 58; Dhakha'ir Al-Uqubi, p. 38; Tadhkirat Al-Khawass, p. 279; Yanabi^ Al-Mawadda, v.2, ch. 59, p. 478.

"Oh, Ali, Jibreel has informed me that God has married you to Fatima."

Manaqib Al-Imam Ali from Al-Riyadh Al-Nudhra, p. 141.

"All the children of a woman are attributed to their father, but not the sons of Fatima."

Kenz Al-Omal, v. 13, p. 101; Al-Sawaiq Al-Muhariqa, p. 187 & 188; Is^af Al-Raghibeen quoted in the margin of Nur Al-Absar, p. 144.

"The four greatest women in the Universe are Mary, Asiya, Khadija, and Fatima."

Al-Jami^ Al-Sagheer, v. 1, #4112, p. 469; Al-Isaba fi Tamayyuz Al-Sahaba, v. 4, p. 378; Al-Bidaya wa Al-Nihaya, v. 2, p. 60; Dakha'ir Al-Uqubi, p. 44.

"The Mehdi is from my family, from the sons of Fatima".

Al-Sawaiq Al-Muhariqa, p. 237.

"Fatima is a branch of me, what pleases her pleases me, and what saddens her, saddens me."

Mustadrak Al-Sahihain, v. 3, Chapter on the Virtues of Fatima, p. 168; Kenz Al-Omal, v. 13, p. 96; Muntakhab Kenz Al-Omal, v. 5, p. 97; Seir Alaam Al-Nubala', v. 2, p. 132.